ٹک ٹک کا بُوم بُوم سٹائل

تحریر: سہیل احمد لون

جنرل نیازی نے اس انداز سے نیازی قبیلے کو دنیا میں متعارف کروایا کہ بڑے بڑے نیازی اپنے نام کے ساتھ نیازی لکھنا چھوڑ گئے ورنہ عمران خان اور ماجد خان کے شناختی کارڈوں پر نیازی لکھے ہونے کے باوجود نیازیوں نے خان لکھنے میں ہی عافیت سمجھی ۔ یہ تو اللہ بھلا کرئے عمران خان کا کہ اُس نے ورلڈ کپ جیتا تو کونوں کھدروں میں چھپے قبل از مسیح کے نیازی بھی سینے پر ہاتھ رکھ کر عمران خان کے رشتے دار ہونے پر فخر محسوس کرنے لگے۔ بلاشبہ عمران خان نے کرکٹ اور سماج خدمات میں ہی پاکستان کا وقار بلند نہیں کیا بلکہ ایک ''گمشدہ قبیلے '' کو دوبارہ دنیا پر لے آیا۔ پاکستان کے نیازی قبیلے نے بلاشبہ پاکستان کی کرکٹ میں بہت خدمات سرانجام دی ہیں اور بڑے بڑے کرکٹ پیدا کیے ہیں لیکن یہ بات میرے لے ہمیشہ حیرت کا باعث رہے کہ میانوالی کا نیازی ہونے کے باوجود مصباح الحق نے اپنے نام کے ساتھ نیازی کا لفظ استعمال نہیں کیا حالانکہ جس وقت اسے ٹیسٹ کیپ دی گی پاکستان کو ورلڈ کپ جیتے 9 سال گزر چکے تھے اور عمران خان کے قریب ہونا نئے کرکٹرا پنے لیے باعث فخر سمجھتے تھے لیکن مصباح نے نیازی ہونے کے باوجود نیازی کہلانا کیوں پسند نہیں کیا اس کی وجہ اس سے ملاقات پر ضرور پہنچوں گا ویسے میرا ذاتی خیال ہے کہ قابل لوگ اپنے شجروں سے اور قبیلوں سے دور رہ کر اپنی الگ شخصیت بناتے ہیں جیسے عمران خان نے بنائی ممکن ہے یہی بات مصباح کے ذہن میں بھی ہو کہ نیازی لکھنے سے اس کا سلسلہِ کرکٹ عمران خان کی طفیلی نہ سمجھ لیا جائے' واللہ عالم بالصواب۔ دراز قد بلے باز مصباح الحق کو جب 2001ء میں نیوزی لینڈ کے دورے میں ٹیسٹ کیپ دی گئی تو آکلینڈ میں اپنی پہلی اننگز 28 رنز کھیلی جس کے لیے وہ دو گھنٹے سے زائد وکٹ پر ٹھہرا رہا جس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اس میں ٹیسٹ میچ کھیلنے کا صبر موجود ہے۔ شروع کے چند میچز میں کوئی متاثر کن کارکردگی نہ دکھانے پر 2003ء سے 2007ء تک کسی میچ میں چانس نہیں دیا گیا۔ ویسے بھی اس وقت انضام الحق محمد یوسف اور یونس خان مڈل آرڈر پوزیشن پر ایسے براجمان تھے کہ کسی دوسرے کی جگہ ہی نہیں بنتی تھی۔ 2007ء میں انضام الحق ریٹائرڈ ہو گئے اور حیران کن طور پر مصباح الحق کو پہلے T20 ورلڈ کپ میں محمد یوسف پر فوقیت دی گئی۔ یہی وہ موقع تھا جس کے بعد مصباح الحق نے ٹیم میں مستقل جگہ بنالی۔ اس T20 ورلڈ کپ میں پاکستان کی طرف سے سب سے نمایاں کارکردگی دکھائی اور تقریباً ورلڈ کپ جتوا ہی دینے والے تھے کہ وہ ریورس سوئپ مارتے کیچ آؤٹ ہو گئے اور بھارت عالمی کپ میں ہمیشہ کی طرح جیتنے کی رسم پھر سے پوری کر کہ فتح یاب ہو گیا۔ 2010ء میں پاکستان انگلینڈ کے دورے پر آیا تو سپاٹ فکسنگ کے سکینڈل میں پھنس گیا۔ اس وقت ٹیم کا مورال بہت ڈاؤن ہو گیا تو سپاٹ فکسنگ کے بھنور میں پھنسی ناؤ کو مضبوط اعصاب اور ٹھنڈے دماغ کے ناخدا کی ضرورت تھی اور یہی وقت تھا جب کرکٹ کا دیوتا مصباح الحق پر مہربان ہوا اور وہ پاکستان کرکٹ ٹیم کا کپتان بن گیا۔ کپتانی کا سہرا اپنے ماتھے پر سجانے سے قبل مصباح الحق نے 19 ٹیسٹ میچوں میں 1008 رنز 33.60 کی اوسط سے بنائے تھے جس میں چار نصف سنچریاں اور دو سنچریاں شامل تھیں۔ کپتانی کا دباؤ تو ٹنڈلکر اور گواسکر جیسے عظیم بلے باز بھی برداشت نہ کر پائے تھے اور انکی کارکردگی اتنی متاثر ہوئی کہ

انہوں نے کپتانی چھوڑ کر عام کھلاڑی کی حیثیت سے کھیلنے کو ترجیح دی۔ مصباح الحق کپتان بننے کے بعد سلیم ملک، جاوید میانداد اور عمران خان کی طرح زیادہ ذمہ داری سے کھیل کر ٹیم کا میاب کپتان اور بہترین کھلاڑی کے روپ میں سامنے آئے۔ جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ کپتان بننے کے بعد انہوں نے 48 ٹیسٹ میچوں میں 3766 رنز 55.38 کی اوسط سے بنائے جس میں آٹھ سنچریاں اور 31 نصف سنچریاں شامل ہیں۔ پاکستان کے وہ پہلے کپتان ہیں جنہوں نے ویسٹ انڈیز کو ویسٹ انڈیز میں شکست دی اور انگلینڈ کو وائٹ واش کیا۔ اس کے علاوہ آسٹریلیا کو وائٹ واش کرنے والے عمران خان کے بعد دوسرے کپتان بھی ہیں۔ مصباح الحق کو جب کپتان بنایا گیا تو ان کی عمر 35 برس تھی انہوں نے 48 ٹیسٹ میچوں میں پاکستانی ٹیم کی قیادت کے فرائض سرانجام دیے جو ایک عالمی ریکارڈ ہے کسی اور کھلاڑی نے اتنی عمر میں اتنے زیادہ ٹیسٹ میچوں میں کبھی کپتانی نہیں کی۔ ویسٹ انڈیز کے کلائیو لائیڈ نے 35 برس سے زائد عمر میں 45 میچوں میں کپتانی کی تھی۔ وہ دنیا کے واحد کپتان ہیں جو تین بار 99 پر آؤٹ یا ناٹ آؤٹ رہے ہیں۔ ٹیسٹ میچوں میں انکی جیت کا تناسب 50 فیصد ہے انہوں نے 24 میچوں میں کامیابی حاصل کی اور 13 میں شکست کا سامنا کرنا پڑا جبکہ 11 میچ ڈرا ہوئے۔ دنیائے کرکٹ میں وہ سست رفتاری سے کھیلنے کی وجہ سے ٹک ٹک کے نام سے مشہور ہیں مگر ان کا دوسرا گیئر فلائینگ گیئر تھا جس کا ثبوت یہ ہے کہ پاکستان کی طرف سے ٹیسٹ کرکٹ میں سب سے زیادہ 80 چھکے مارنے کا اعزاز بھی مصباح الحق کے پاس ہے۔ ان کے بعد 70 چھکے یونس خان، 57 وسیم اکرم، 55 عمران خان اور 52 بوم بوم آفریدی نے لگائے ہیں۔ سری لنکا کے خلاف 56 گیندوں پر تیز ترین سنچری بنا کر سر ویوین رچرڈز کا عالمی ریکارڈ بھی مصباح الحق نے برابر کیا جو بعد میں نیوزی لینڈ کے برینڈن میکلم نے 54 گیندوں پر آسٹریلیا کے خلاف سنچری بنا کر نیا عالمی ریکارڈ بنایا۔ مصباح الحق بہت فٹ کھلاڑی تھے اور آخری اننگز تک مرد بحران بن کر مخالف گیند بازوں کو تھکاتے رہے۔ 42 برس کی عمر میں سنچری بنانے کا اعزاز بھی ان کے پاس ہے یوں معمر ترین بلے باز جنہوں نے 42 برس سے زائد عمر میں سنچریاں بنائی ہوں مصباح الحق چھٹے نمبر پر ہیں۔ یہ انکی فٹنس اور کارکردگی تھی کہ کپتان بننے کے بعد وہ کبھی ٹیم سے باہر نہیں ہوئے صرف ایک ٹیسٹ میچ میں سلو اوور ریٹ کے جرمانے کی وجہ سے انکو باہر بیٹھنا پڑا۔ مصباح الحق نے چھ برس کپتانی کی جس میں انہوں نے ریکارڈ 10 سیریز میں کامیابی حاصل کی انکے بعد دوسرا نمبر بھارت کے ایم ایس دھونی اور گنگولی کا ہے دونوں نے 9,9 سیریز جیتی ہیں ،جبکہ جاوید میانداد نے آٹھ سیریز میں پاکستان کو کامیابی دلوائی۔ جبکہ ساؤتھ افریقہ کے گریم سمتھ نے 22 سیریز جیتنے کا عالمی ریکارڈ بنایا ہوا ہے۔ مصباح الحق نے کپتان کی حیثیت سے 3557 رنز 57.37 کی اوسط سے بنائے ہیں جو ایک عالمی ریکارڈ ہے ان کے بعد سب سے زیادہ کپتان کی حیثیت سے رنز بنانے والے کھلاڑی آسٹریلیا کے اسٹیو واہ ہیں جو تین ہزار سے زائد رنز بنانے میں کامیاب ہوئے۔ اس کے علاوہ مصباح نے 162 ون ڈے میچوں میں 5122 رنز 43.40 کی اوسط سے بنائے جس میں 42 نصف سنچریاں شامل ہیں۔ T20 کے 39 میچوں میں پاکستان کی نمائندگی کی اور تین نصف سنچریوں کے ساتھ 788 رنز 37.52 کی اوسط سے بنائے۔ ٹیسٹ میچوں میں پچاس، ون ڈے میچوں میں 66، اور T20 میچوں میں 14 کیچ بھی پکڑے۔ مصباح الحق نے یہ ثابت کیا کہ انسان محنت اور لگن سے کوئی بھی سنگ میل عبور کرسکتا ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ بہت کم کپتانوں کو نصیب ہوا ہے کہ وہ باوقار طریقے سے

بین الاقوامی کرکٹ کو خیر باد کہیں۔ مصباح الحق نے اس وقت ٹیم کی قیادت سنبھالی جب ٹیم سپاٹ فکسنگ کا زخم کھائے ہوئے تھی مگر اس نے اپنی قائدانہ صلاحیتوں سے ٹیم کو ٹیسٹ رینکنگ میں پہلے نمبر پر لانے کا کارنامہ بھی کر دکھایا۔ ہر عروج کا زوال ہوتا ہے' بہتر یہی ہوتا ہے کہ انسان عروج میں بھرا میلہ چھوڑ کر جائے۔ سب باتیں اپنی جگہ پر درست لیکن میں مصباح الحق نیازی سے یہ ضرور پوچھوں گا کہ اُس نے کرکٹ میں خان یا نیازی اپنے نام کے ساتھ استعمال کیوں نہیں کیا؟ ٹک ٹک کا بوم بوم سٹائل سے کرکٹ کو خیر باد کہنا مدتوں یاد رکھا جائے گا۔

تحریر: سہیل احمد لون

سربٹن۔ سرے

sohailloun@gmail.com

21-05-2017